کاروانِ حدیث (۱۰)

عبدالرشید عراقی

حافظ ابنِ عبدالبرّ قرطبیؒ

(م ۴۶۳ھ)

حافظ ابن عبدالبرؒ کی کنیت ابوعمر و اور نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر ہے، ۲۵ ربیع الآخر ۳۶۸ھ اُندلس کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے[۱] آپ کے والد علاّمہ ابو محمد عبداللہ بن محمد (۳۸۰ھ) اپنے وقت کے مشہور عالم تھے۔ ابن عبدالبر نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ بعد ازاں حافظ ابن عبدالبر نے جن اساتذہ سے جملہ علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا اس کی تفصیل علاّمہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے وفیات الاعیان میں، حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ میں اور علاّمہ ابنِ فرحون مالکی (م ۷۹۹ھ) نے الدیباج المذہب میں بیان کی ہے[۲]

علاّمہ ابن عبدالبر کے حفظ، ضبط، عدالت وثقاہت اور اتقان پر علمائے کرام کا اتفاق ہے۔ ابن فرحون مالکی (م ۷۹۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

> اندلس کی سرزمین پر وہ سنن ماثورہ کے سب سے بڑے حافظ تھے[۳]

حافظ ابنِ عبدالبر کو گو تمام علومِ اسلامیہ میں تبحرِ علمی حاصل تھا، تاہم حدیث اور اس کے متعلقات میں ان کو کمال حاصل تھا۔ حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

> ابن عبدالبر مکثر حفاظ میں سے تھے۔ نیز علمِ حدیث و رجال کے ممتاز عالم تھے۔ انہوں نے فنِ حدیث میں ایسی مہارت اور پختہ استعداد بہم پہنچائی کہ متقدمین علمائے اندلس پر سبقت لے گئے[۴]

حافظ ابن عبدالبر کو اسماء الرجال سے بھی شغف تھا۔ جرح و تعدیل کے بھی امام تھے۔

علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی (م ۱۰۹۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"ابن عبد البر حدیث و رجال کے عالم تھے[۵]"

حافظ ابن عبد البر امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) کے فقہی مسلک سے وابستہ تھے۔ تاہم ان کا شمار صاحبِ اختیار فقہاء میں ہوتا ہے۔ علم و فضل کی طرح ورع و تدیّن میں بھی ممتاز تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"جو صدق و دیانت، حسن عقیدہ اور اتباعِ سنت ان کے حصہ میں آیا وہ کسی اور کے حصہ میں کم آیا ہے[۶]"

حافظ ابن عبد البر نے شاطبیہ میں ۹۵ سال کی عمر میں ۴۶۳ھ میں انتقال کیا[۷]

تصنیفات

حافظ ابن عبد البر کی تصنیفات میں سے چند شہرۂ آفاق تصانیف درج ذیل ہیں:

التمہید فی المؤطا من المعانی والاسانید: یہ موطا امام مالک کی عظیم الشان اور طویل شرح ہے۔ اسی کی بدولت حافظ ابن عبد البر کو شہرت حاصل ہوئی۔ علمائے کرام نے اس شرح کی تعریف کی ہے۔

علامہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

"ابن عبد البر سے پہلے کسی نے ایسی عظیم الشان شرح نہیں لکھی[۸]"

حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"یہ فقہ حدیث میں نادرِ روزگار اور روشن ضمیر مجتہدوں کے لیے سرمۂ بصیرت ہے، مذہب مالکی کے متعلق تنہا یہی کتاب کافی ہے[۹]"

مشہور اہل حدیث عالم اور محقق مولانا محمد بن یوسف سورتی (م ۱۳۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

"شرحِ حدیث میں ابن عبد البر کی قابل قدر کتاب ہے جس کی نظیر اب تک کوئی شرح نہیں لکھی گئی۔ یہ کتاب اپنے فن میں لاجواب اور اعلیٰ ترین علمی کارنامہ ہے[۱۰]"

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ :

"حافظ ابن عبدالبر نے اس کی ترتیب و تصحیح میں موطا کے ۱۲ مستند نسخوں سے مدد لی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف نے کتنی محنت و جانفشانی اور کس قدر اہتمام سے یہ شرح لکھی تھی[۱۰]۔"

کتاب الاستذکار : اس کا پورا نام "الاستذکار بمذاہب علماء الامصار فیما تضمنہ الموطا من معانی الرأی والآثار" ہے۔ یہ موطا امام مالک کی شرح "التمہید" کا خلاصہ ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ :

یہ موطا کی بہترین اور عمدہ شرحوں میں سے ہے۔ اس کے ابواب کی تنسیق میں بڑی فنی مہارت سے کام لیا گیا ہے اور مختصر ہونے کی وجہ سے نہایت مقبول و متعارف ہے[۱۱]۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب : حافظ ابن عبدالبر کی یہ بہت مشہور کتاب ہے۔ اسی کی بدولت بھی حافظ ابن عبدالبر کو کافی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس کتاب میں ۳۵۸۵ صحابہ کرام کے حالات و مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ علمائے کرام اور اربابِ سیر نے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔

علامہ ابن اثیر (م ۶۳۰ھ) نے "اسد الغابہ" کے نام سے کتاب لکھی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے "الاصابہ فی تمییز الصحابہ" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ ابن اثیر (م ۶۳۰ھ) نے 'اسد الغابہ' میں 'الاستیعاب' کو ماخذ قرار دیا ہے۔

صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ مصطفی بن عبداللہ (م ۱۰۶۷ھ) لکھتے ہیں :

"یجمع فیہ ما فی الاستیعاب و ذیلہ[۱۳]"

(جو کچھ استیعاب میں ہے اصابہ اس کی جامع بھی ہے اور اس پر ذیل بھی۔)

الاستیعاب کو حافظ ابن عبدالبر نے حروفِ معجم کے مطابق علیحدہ علیحدہ ابواب پر مرتب کیا ہے۔ تاہم تبرک کے خیال میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر

اور جامع تذکرہ لکھا ہے۔

۱؎ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۳ ص ۴۱۷

۲؎ ابنِ خلکان۔ وفیات الاعیان، ج ۳ ص ۴۱۷

ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۲۶

ابن فرحون مالکی، الدیباج المذہب، ج ۱ ص ۳۵۷

۳؎ ابن فرحون مالکی، الدیباج المذہب، ج ۱ ص ۳۵۷

۴؎ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۲۵

۵؎ محمد بن عبدالباقی زرقانی، شرح زرقانی

۶؎ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی، بستان المحدثین، ص ۶۹

۷؎ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۳ ص ۴۲۱

۸؎ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۳ ص ۴۲۱

۹؎ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی، بستان المحدثین، ص ۶۹

۱۰؎ مولانا محمد بن یوسف سورتی، مضمون معارف اعظم گڑھ۔ فروری ۱۹۳۲ء

۱۱؎ شاہ ولی اللہ دہلوی، مصفّٰی شرح موطا، ص ۷

۱۲؎ شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۷۰

۱۳؎ حاجی خلیفہ مصطفےٰ، کشف الظنون، ج ۱ ص ۲۷۳

قارئینِ کرام

آپ کا خریداری نمبر اور چندہ ختم ہونے کی تاریخ نام و پتہ کے لیبل پر درج ہوتی ہے جس کی وجہ سے فرداً فرداً یاد دہانی کی اگرچہ ضرورت نہیں رہتی۔ تاہم مزید سہولت کے لیے بعض حضرات کو یاد دہانی کے لیے ڈاک کے واپسی کارڈ بھی ارسال کیے جا رہے ہیں جن کا ڈاک خرچ (اندرونِ ملک) ادارہ کے ذمّہ ہے۔ ازراہِ کرم چندہ ختم ہونے پر پرچہ جاری رکھنے کے بارے میں بروقت مطلع فرمایئے!
اگر آپ میثاق اور حکمتِ قرآن، دونوں کے خریدار ہیں تو ان کے لیے اکٹھی ادائیگی کیجئے۔ اس سے ادارے کو بھی سہولت ہوگی۔ شکریہ۔

من جانب: مینجر سرکولیشن